علمی اعتقادی اور تاریخی
مقالات کا مجموعہ
مقالاتِ
شرف قادری
علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
مرتب
محمد عبد الستار طاہر
مکتبۂ قادریہ ٥ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... مقالات شرف قادری

تحریر .... شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترتیب وتصحیح .... محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز .... (۱) حافظ نثار احمد قادری

(۲) الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون#7154080

صفحات ۵۸۴

طباعت .... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

باہتمام .... حافظ نثار احمد قادری

ناشر .... مکتبہ قادریہ، لاہور

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... 225 روپے

تقسیم کار

مکتبہ قادریہ

محی الدین منزل، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 7226193

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلکِ اہل سُنّت و جماعت

انفرادیت میں وہ قوت نہیں ہے جو اجتماعیت میں ہے، مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص کا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے چار بیٹوں کو جمع کر کے ایک سبق دیا اور وہ یوں کہ انہیں کہا کہ جنگل سے ایک ایک موٹی شاخ کاٹ کر لاؤ، وہ لے آئے تو انہیں کہا کہ انہیں توڑو، کڑیل جوان بیٹوں نے ایک لمحے میں وہ شاخ ٹکڑے ٹکڑے کر دی، برلب گور باپ نے پھر حکم دیا کہ ایسی ہی ایک ایک شاخ لے کر آؤ، وہ لے آئے تو انہیں کہا کہ انہیں ایک رسّی کے ساتھ باندھ دو، پھر کہا کہ انہیں توڑو، ہر لڑکے نے اپنی اپنی کوشش کر لی مگر اس گٹھے کو نہ توڑ سکا، بوڑھے باپ نے کہا کہ سب مل کر انہیں توڑو، وہ مل کر بھی نہیں توڑ سکے۔

دانش ور باپ نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک نے ایک ایک شاخ بڑی آسانی کے ساتھ توڑ دی تھی، پھر کیا وجہ ہے کہ اب تم چاروں مل کر بھی انہیں توڑ نہیں سکے؟ ایک بیٹے نے عرض کیا کہ پہلے یہ شاخیں الگ الگ تھیں، ہم نے انہیں آسانی سے توڑ دیا تھا، اب یہ اکٹھی بندھی ہوئی ہیں، اس لئے ہم نہیں توڑ سکے، باپ نے کہا کہ شاخیں تو وہی ہیں، یکجا بندھے ہوئے ہونے سے کیا فرق پڑا ہے؟ وہ انہیں بڑی حکمت عملی سے اس نکتے کی طرف لا رہا تھا، جوان کے ذہن نشین کرانا چاہتا تھا، سعادت مند بیٹوں نے کہا جناب! اجتماعیت خود ایک قوت ہے، وہ قوت انفرادیت میں نہیں ہے، مشفق باپ کی آنکھیں فرطِ مسرت سے چمک اُٹھیں، اس نے کہا: ''میرے عزیز از جان فرزندو! میں کوئی دم کا مہمان ہوں، میں اجتماعیت کی اسی قوت کی طرف تمہاری توجہ مبذول کرانا چاہتا تھا:

تم اگر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد اور مجتمع رہو گے تو تمہارا دشمن

چاہے کتنا ہی طاقت ور ہو تمہارا بال بیکا نہیں کر سکے گا، اور اگر تم الگ الگ ہو گئے تو تمہاری حیثیت چند تنکوں سے زیادہ نہ ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی اتفاق واتحاد کا حکم دیا تھا:

''تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور بکھر نہ جاؤ اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔''

(سورۂ آل عمران ۳/۱۰۳)

دُنیا جانتی ہے کہ مسلمان جب تک اس خدائی ہدایت پر کاربند رہے، جدھر بھی رُخ کیا، فتح ونصرت نے ان کا استقبال کیا۔

علامہ اقبال نے کس حکیمانہ انداز میں کہا تھا:

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرونِ دریا کچھ نہیں

اور سوز وگداز سے معمور آرزو کا اظہار ان الفاظ میں کیا تھا:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

لیکن قرآن وحدیث میں واضح طور پر متعدد فرقوں کے پیدا ہونے کی خبر دے دی گئی تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''آپ فرما دیجئے کہ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا مختلف گروہ کر کے تمہیں ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے۔'' (سورۂ انعام ۶/ ۶۵)

بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جس کا معنی یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ

قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے) تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: ''میں تیری ذات اقدس کی پناہ مانگتا ہوں'' اور جب یہ ارشاد سنا (یا عذاب بھیجے تمہارے پاؤں کے نیچے سے) تو آپ نے پھر کہا: ''میں تیری ذات اقدس کی پناہ مانگتا ہوں'' اور جب یہ ارشاد سنا (یا مختلف گروہ کر کے تمہیں ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے) تو آپ نے کہا: ''یہ ہلکا عذاب ہے'' یا فرمایا: ''یہ آسان ہے۔'' (۱)

پہلی قوموں میں سے:

● —— حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کے مخاطب منکرین اور اصحابِ فیل پر اوپر سے عذاب آیا،

● —— فرعون اور اس کے ساتھی پانی میں غرق کر دئے گئے،

● —— قارون کو اس کے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا یہ پاؤں کے نیچے سے عذاب تھا،

ان دونوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: ''میں تیری ذات کریم کی پناہ مانگتا ہوں،'' لیکن عذاب کی تیسری قسم کے بارے میں دعا نہیں مانگی جس سے معلوم ہوا کہ یہ سانحہ ہو کر رہے گا۔

مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے، ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے،

❶ ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے، یہ قبول ہوا،

❷ ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے، یہ بھی قبول ہوا،

---

(۱) بخاری شریف عربی، طبع مجتبائی ۲/۶۶۶ حدیث نمبر ۴۶۲۸

③ تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ وجدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔(۱)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ بنی اسرائیل بہتر[۲] فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور ہماری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب آگ میں جائیں گے، صرف ایک گروہ اس سے محفوظ رہے گا، صحابۂ کرام نے دریافت کیا کہ ''یارسول اللہ! وہ نجات پانے والا گروہ کونسا ہے؟'' فرمایا:

مَااَنَاعَلَیۡهِ وَاَصۡحَابِیۡ ۔

''جو ہمارے اور ہمارے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے۔''

یہ امام ترمذی کی روایت ہے، امام احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے:

وواحدۃٌ فِی الۡجَنَّةِ وَهِیَ الۡجَمَاعَةُ

''ایک گروہ جنت میں جائے گا اور یہ جماعت ہے۔''

اسی حدیث کے پیش نظر نجات پانے والے گروہ کا نام ''اہل سنت و جماعت'' رکھا گیا ہے، اہل سنت کا مطلب ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے والے'' اور ''جماعت'' کا مطلب ہے ''صحابۂ کرام کی جماعت کے طریقے پر چلنے والے۔''

اسی مذکورہ حدیث میں ہے:

''ہماری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن میں افکار فاسدہ اس طرح سرایت کر جائیں گے جیسے باولا کتا کاٹتا ہے، تو اس کے اثرات اس شخص میں سرایت کر جاتے ہیں جسے کاٹا گیا ہے، اس کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جہاں اس کا اثر نہ پہنچے۔ (مشکوٰۃ شریف عربی ص ۳۰)

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہماری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے، اور جو شخص جماعت سے

---

(۱) خزائن العرفان، مطبوعہ قرآن کمپنی، بریلی شریف ص ۱۹۷

(۲) مشکوٰۃ شریف عربی ص ۳۰

الگ ہوا وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ (حوالہ مذکورہ)

ابن ماجہ شریف کی روایت میں ہے کہ: ''سوادِ اعظم (بڑی جماعت، مسلمانوں کی اکثریت) کی پیروی کرو، کیونکہ جو شخص جدا ہوا وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔'' (حوالہ مذکورہ)

بہتر اور تہتر فرقوں والی اور باؤلے کتے کے کاٹنے والی حدیث علامہ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر میں سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۰۷ کی تفسیر میں بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ) ''جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن کی بات ہے جب اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت وفُرقت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (۱)

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں ہی مختلف گمراہ فرقے پیدا ہو گئے تھے مثلاً:

● —— خوارج نے حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو کافر قرار دیا

● —— روافض تمام صحابۂ کرام حضرات اہل بیت کے علاوہ کے مخالف تھے،

● —— معتزلہ ظاہر قرآن وحدیث کے بغیر کسی مجبوری کے تاویل کر دیتے تھے، اسی طرح کئی دوسرے فرقے بھی معرضِ وجود میں آ گئے۔

امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ اکابر تابعین میں سے ہیں، انہوں نے فرمایا:

''پہلے زمانے (صحابۂ کرام کے پہلے دور) میں حدیث کی سند کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تھا، جب فتنہ واقع ہوا (اور نئے فرقے پیدا ہوئے) تو حدیث کی سند کے بارے میں پوچھتے تھے تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی حدیث چھوڑ دیں۔'' (۲)

---

(۱) تفسیر ابن کثیر عربی، طبع بیروت ۲/۸۲

(۲) ترمذی شریف، کتاب العلل، طبع بیروت ۴/۵۷۵

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
تہتر فرقوں کی اصل دس قسمیں ہیں:

❶ اہل سنت ❷ خوارج ❸ شیعہ ❹ معتزلہ ❺ مرجیہ ❻ مشبہہ
❼ جہمیہ ❽ ضراریہ ❾ نجاریہ ❿ کلابیہ۔

اہل سنت ایک جماعت ہے ـــــ خوارج پندرہ فرقوں پر مشتمل ہیں ـــ معتزلہ کے چھ فرقے ہیں ـــــ مرجیہ بارہ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ـــــ شیعہ کے تیس گروہ ہیں ـــــ جہمیہ، نجاریہ، ضراریہ، کلابیہ ایک ایک گروہ ہیں ـــــ مشبہہ کے تین فرقے ہیں۔ پس یہ کل تہتر فرقے ہیں، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی۔"(۱)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
علم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک وہ علم ہے جس کا مقصد عمل ہے یہ علم فقہ میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲) دوسرا وہ علم ہے جس کا مقصد صرف اعتقاد اور یقین قلبی ہے، یہ علم عقائد میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ عقائد اہل سنت و جماعت کی صحیح آراء کے مطابق بیان کئے گئے ہیں، یہ وہ نجات پانے والا فرقہ ہے کہ جن کی پیروی کے بغیر نجات متصور نہیں ہے اور اگر بال برابر بھی مخالفت ہو تو خطرہ ہی خطرہ ہے، یہ بات صحیح کشف اور صریح الہام سے یقین کی حد کو پہنچی ہوئی ہے، اس کے غلط ہونے کا سوال ہی نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) غنیۃ الطالبین۔ فرید بک سٹال، ص ۲۸۰

(۲) مکتوبات امام ربانی، فارسی، دفتر اول حصہ دوم ص ۳۸

اب قابل غور بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں اہل سنت و جماعت کہلانے والے بھی تو کئی گروہ ہیں، ایسے ماحول میں خوب اچھی طرح تحقیق کر کے معلوم کرنا چاہیے کہ واقعی اہل سنت و جماعت کون ہیں؟● ——— کیا اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور ہر عیب کا امکان ثابت کرنے والے اہل سُنّت ہیں؟● ——— یا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے اہل سُنّت ہیں؟

اسے فرقہ واریت کا نام نہیں دیا جا سکتا، یہ صحیح جماعت کی تلاش اور جستجو ہے۔ فرقہ واریت ایک دوسرے کے خلاف مسلح کارروائیوں کا نام ہے جس میں بیک وقت چالیس پچاس افراد تک ہلاک کر دئے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ کہیں ختم ہونے میں نہیں آتا۔

الحمدللہ! اہل سنت و جماعت پُر امن لوگ ہیں انہوں نے جماعتی طور پر کبھی ایسی کارروائیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی ——— والحمدللّٰہ ربّ العالمین۔